سوال

بیوی ملازمت کرتی ہے اور تیئیس برس کی عمر کا خاوند بھی ابھی نئی ملازمت کرنے لگا ہے، اس وقت خاوند اپنے بھائی کے پاس ملازمت کرتا ہے، لیکن خاوند کی آمدنی بیوی کی آمدنی سے کم ہے، بیوی گھر کے بل وغیرہ ادا کرتی ہے، اور مالی مشکلات کی بنا پر خاوند اور بیوی کے مابین جھگڑا اور اختلافات پیدا ہوئے ہیں خاوند کے پاس کچھ قانونی مال بھی ہے جو کچھ مہینوں کے بعد ملنے والا ہے، خاوند نے غصہ کی حالت میں بیوی کو بتایا کہ ہو سکتا ہے جب مال آئے تو وہ اسے طلاق دے دے، میرا سوال یہ ہے کہ: کیا دین اسلام اس کی اس دھمکی کو طلاق شمار کرتا ہے اور اگر اس کے پاس مال آ جائے تو کیا اسے اپنا وعدہ پورا کرنا چاہیے؟ کیا اب بھی صلح ہو سکتی ہے کیونکہ یہ وعدہ تو بہت تنگ حالات میں کیا گیا تھا؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

خاوند کا اپنی بیوی کو کہنا کہ: ممکن ہے کہ جب مال آئے تو وہ اسے طلاق دے دے، یہ طلاق شمار نہیں ہوگی بلکہ یہ تو طلاق کی دھمکی یا طلاق کا وعدہ ہے، اس لیے جب مال آئے تو اسے حق حاصل ہے کہ وہ اپنی دھمکی پورے کرتا ہوا طلاق دے دے، یا پھر اس پر عمل نہ کرے اور طلاق نہ دے، اور افضل و بہتر یہی ہے کہ طلاق مت دے، کیونکہ شرعی طور پر طلاق مکروہ ہے

لیکن اگر خاوند کہے کہ: اگر میرے پاس مال آئے تو تجھے طلاق، تو یہ شرط پر معلق طلاق ہے، اس لیے مال آنے پر طلاق واقع ہو جائیگی

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے: تم اپنے میکے مت جاؤ اور اگر میکے گئی تو ہمارے درمیان علیحدگی ہو جائیگی، اور اس سے مقصد بیوی کو طلاق دینا ہو تو اس کا حکم کیا ہوگا؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"اس شخص نے طلاق بیوی کے میکے جانے پر معلق نہیں کی، بلکہ اس نے کہا ہے میں تمہیں طلاق دے دونگا، یہ وعدہ ہے اور تنفیذ نہیں

اس بنا پر اگر بیوی اپنے میکے گئی تو اسے طلاق نہیں ہوگی الا یہ کہ جب وہ اسے طلاق دے تو طلاق ہو جائیگی، اس لیے اختیار اس کے ہاتھ میں ہے چاہے بیوی میکے چلی بھی جائے، اور جب معاملہ ایسا ہے کہ تو بیوی اپنے خاوند کے نکاح میں ہے اس میں کوئی اشکال نہیں" انتہی

دیکھیں: اللقاء الشہری (262/2).

خاوند کو اللہ کا تقوی اور ڈر اختیار کرنا چاہیے، اور اسے غصہ کی حالت میں طلاق کے الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہیں

اور بیوی کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ تعاون کرے اور جس تنگی سے وہ گزر رہی ہے وہ اس پر صبر کرے

اور اسے معلوم ہونا چاہیے کہ دنیاوی زندگی ایک ہی حالت میں نہیں رہتی بلکہ تبدیلی ہوتی رہتی ہے

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کے حالات کی اصلاح فرمائے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

148245